ارشاد المرشد

یعنی

بیعت کی حقیقت

از

-: افادات :-

پیر طریقت مفتی مہاراشٹر

حضرت علامہ مفتی محمد مجیب اشرف صاحب قبلہ

بانی و مہتمم دار العلوم امجدیہ، ناگپور (مہاراشٹر)

-: ناشر :-

غلام مصطفےٰ قادری برکاتی

بانی و مہتمم دار العلوم انوار رضا، نوساری، گجرات

ارشاد المرشد

یعنی

بیعت کی حقیقت

از

-: افادات :-

پیر طریقت مفتی اعظم مہاراشٹر
حضرت علامہ مفتی محمد مجیب اشرف صاحب قبلہ
بانی و مہتمم دار العلوم امجدیہ، ناگپور (مہاراشٹر)

-: ناشر :-

غلام مصطفےٰ قادری برکاتی
بانی و مہتمم دار العلوم انوار رضا، نوساری، گجرات

کتاب کا نام : ارشاد المرشد یعنی بیعت کی حقیقت

ازافادات : پیر طریقت حضرت علامہ محمد مفتی مجیب اشرف صاحب قبلہ (ناگپور)

ناشر : غلام مصطفےٰ قادری برکاتی، نوساری، گجرات

سن اشاعت : ۱۵ر جولائی ۲۰۰۵ء

تعداد : ۲۰۰۰

قیمت :

: ملنے کے پتے :

(۱) مولانا غلام مصطفےٰ قادری برکاتی، دار العلوم انوار رضا، نوساری، گجرات

(۲) مولانا حافظ تحسین اشرف صاحب، نوری میڈیکل اسٹور، شانتی نگر، ناگپور، مہاراشٹر

(۳) سید حسین صاحب، دار العلوم انوار مصطفےٰ، سدی پیٹ، ضلع، میدک، آندھرا پردیش

(۴) مولانا جان محمد صاحب، دار العلوم الجامعۃ الرضویہ، نظام آباد، آندھرا پردیش

(۵) مولانا سید محمد بشیر قادری برکاتی، برکت گرافکس، گوپی پورہ مومناواڑ، سورت

پیش لفظ

باسمہ تعالیٰ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

میرے مشفق ومربی، مرشد اجازت حضرت العلام مفتی محمد مجیب اشرف صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ بانی ومہتمم الجامعۃ الرضویہ دار العلوم امجدیہ ناگپور، وسرپرست اعلیٰ دار العلوم انوار رضا گجرات کی ذاتی گرامی محتاج تعارف نہیں آپ بیک وقت بہت سی خوبیوں کے مالک ہیں. آپ جلیل القدر عالم باعمل، کہنہ مشق مفتی، بہترین مدرس، کامیاب منتظم، باکردار مہتمم، مناظر، پیر طریقت، رہبر شریعت اور حسن واخلاق کے دھنی ہیں آپ کی صحبت میں ایک دوبار حاضر ہونے والا آپ کی پرکشش شخصیت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا.

ولادت

آپ کی ولادت باسعادت آپکے وطنِ مالوف مدینۃ العلماء، محلہ کریم الدین پور، قصبہ گھوسی ضلع مئو (اعظم گڈھ) یوپی کے خوشحال علم دوست گھرانے میں مورخہ ۲ر رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ مطابق ۶ر نومبر ۱۹۳۷ء بروز سنیچر بوقت سحر ہوئی.

بیعت

شبیہ غوث اعظم، سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان سے ۱۹۵۲ء میں آپ مرید ہوئے اور آپ ہی نے آپ کی روحانی تربیت فرمائی. نیز خلافت واجازت سے سرفراز فرمایا.

اساتذ

فقیہ العصر، شارح بخاری، نائب مفتی اعظم حضرت العلام مفتی شریف الحق صاحب علیہ الرحمہ کے یہ واحد شاگرد ہیں جن سے ابتداء تا انتہیٰ کی تعلیم حاصل کی.

فراغت

آپ نے ۱۹ سال کی عمر میں ۱۹۵۷ء میں مرکز اہل سنت دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف سے فراغت حاصل فرمائی۔

تدریس

آپ کے پیر و مرشد کے حکم پر ۱۹۵۸ء میں جامعہ عربیہ ناگپور میں نائب شیخ الحدیث کی حیثیت سے تشریف لے گئے اور تقریباً نو سال تک ایک اچھے مدرس کی حیثیت سے درس دیتے رہے۔ ساتھ ہی شہر ناگپور کی مختلف مساجد میں درسِ قرآن و درسِ حدیث دیتے رہے۔اور یہ درسی و تبلیغی سلسلہ اب تک جاری ہے۔

دارالعلوم امجدیہ کا قیام

ناگپور میں ۱۹۶۶ء میں الجامعۃ الرضویہ دارالعلوم امجدیہ ایک عظیم ادارہ قائم فرما کر قوم وملت کو ایک دینی وملی سرمایہ عطا فرمایا جسمیں مہاراشٹر، ایم. پی.، آندھر پردیش، کرناٹک، گجرات، یوپی، بہار، کے سیکڑوں طلبا اپنی علمی پیاس آکر بجھا رہے ہیں۔

امجدی مسجد کا قیام

ناگپور کے محلہ شانتی نگر میں امجدی مسجد کی بنیاد رکھی جو ابھی تعمیر کے مرحلہ سے گذر رہی ہے یہ مسجد ناگپور کی خوبصورت اور بڑی مسجد میں شمار ہوتی ہے۔

اسی طرح آپ نے بہت سے اداروں کی بنیادیں رکھیں اور کئی اداروں کی سرپرستی فرمارہے ہیں۔ جسمیں خاص طور سے نوساری، گجرات جہاں سنیت کا نام لینا بھی جرم تھا وہاں حضرت والا نے اپنی سرپرستی میں ۱۹۸۸ء میں دارالعلوم انوار رضا کی بنیاد رکھی جو گجرات کا ایک بہت ہی اچھا اور معیاری دارالعلوم ہے جس کی خدمات سے پورا علاقہ فیض پا رہا ہے۔ راقم الحروف، خادم قوم وملت اس ادارہ کا بانی و ناظم اعلیٰ ہے۔ رب قدیر میری اس خدمت کو قبول فرمائے آمین۔

اسی طرح آندھرا پردیش کے ضلع کریم نگر کے قصبہ سدی پیٹ میں بنام دار العلوم انوار مصطفےٰ اپنی نگرانی میں قائم فرمایا جس کے بانی وناظم اعلیٰ اور روح رواں حضرت سید حسین صاحب ہیں جو حضرت کے مرید خاص ہیں اس علاقہ میں اہلسنت کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔

اگر آپ سروے کرینگے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ حضرتِ والا کا علمی اور روحانی فیضان ہندوستان کے ہر صوبہ میں جاری وساری ہے آپ کے ہزاروں تلامذہ ہندو بیرونِ ہند دین وملت کی خدمات انجام دینے میں مصروف ہیں اس طرح صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ بیرونِ ملک بھی آپ کا فیضان رواں دواں ہے۔ مولیٰ تعالیٰ حضرت کی عمر میں برکتیں عطا فرمائیں آمین ثم آمین۔

حضرت والا مرتبت ایک مخلص بافیض بزرگ ہیں آپ کی ہر مجلس میں عام ہو یا خاص علمی گفتگو اور رشد وہدایت کی باتیں ہوتی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ آپ کی محفل میں بیٹھنے والا چند ہی دنوں میں اپنے اندر خوش آئند تبدیلی محسوس کرتا ہے آپ سے جب بھی کوئی سوال کیا جاتا ہے تو آپ سائل کی سمجھ اور حیثیت کے مطابق ایسا تسلی بخش جواب مرحمت فرماتے ہیں کہ اسکی سمجھ میں فوراً آجاتا ہے۔ میری زندگی کا ۲۶ رسالہ تجربہ ہے کہ الجھے سے الجھے مسائل ومعاملات کو بڑی حسن وخوبی کے ساتھ حل کر دینا آپکا ہی حصہ ہے۔ تدبُر، معاملہ فہمی، دوراندیشی میں آپکا جواب نہیں غرض کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو ہزاروں خوبیوں کا سرسبز وشاداب گلدستہ بنایا ہے۔

زیرِ نظر رسالہ جو تصوف کے مسائل ومعلومات پر مشتمل ہے حضرت کے وہ فرمودات ہیں جو مورخہ ۲۸ رجب المرجب ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۴ ستمبر ۲۰۰۴ء منگل کے روز بعد نماز ظہر بمقام الجامعۃ الرضویہ انوار العلوم ہاشمی کالونی نظام آباد، آندھرا پردیش میں اپنے مریدین ومعتقدین کے درمیان بطورِ نصیحت ارشاد فرمائے تھے مریدین نے آپکے ناصحانہ فرمودات کو ریکارڈ کر لیا تھا پھر حضرت مولینا جان محمد صاحب مدرس الجامعۃ الرضویہ نظام آباد نے اسکو کیسیٹ سے نقل فرما کر ہم تمام مریدین ومعتقدین پر احسان عظیم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مولینا موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

فقیر نے حضرت سے اجازت لیکر اس مفید رسالہ کو 'ارشاد المرشد' کے نام سے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے دعا ہے کہ مولی تعالی تمام اہلسنت بالخصوص حضور اشرف العلماء کے مریدین ومعتقدین کو اس سے نفع بخشے. آمین آمین بجاہ النبی الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم.

خادم القوم والعلماء

فقیر غلام مصطفےٰ قادری برکاتی

بانی ومہتمم دار العلوم انوار رضا، نوساری، گجرات

۵ر جمادی الآخر ۱۴۲۶ھ مطابق ۱۳ر جولائی ۲۰۰۵ء بروز بدھ

ارشاد المرشد

یعنی

بیعت کی حقیقت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

اَمَّا بَعْد !

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُاللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ.

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ.

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ. صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ.

میرے عزیزو اور بھائیو! اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو چیزوں سے بنایا ہے ان میں سے ایک ظاہر ہے، دوسری باطن. ظاہر نظر آنے والی اور باطن چھپی ہوئی چیز جو نظر نہیں آتی.

ان میں جو نظر آنے والی چیز ہے وہ بدن ہے جسکو انگریزی میں باڈی کہتے ہیں اور جو چیز چھپی ہوئی ہے نظر نہیں آتی اسکو روح کہتے ہیں، جب نظر آنیوالی چیز بدن سے نظر نہ آنے والی روح کنیکٹیڈ ہوتی ہے، یعنی روح کا تعلق بدن سے ہو جاتا ہے تو یہ مٹی سے بنا ہوا بدن زندہ ہو جاتا ہے اب وہ چلتا پھرتا، کھاتا پیتا، ہنستا بولتا، سوتا جاگتا، لکھتا پڑھتا ایک سمجھدار صاحب شعور وجود بن جاتا ہے. اس سے معلوم ہوا کہ اس بدن اور باڈی کے اندر رہنے والی روح جو نظر نہیں آتی وہی اصلی انسان ہے، بدن کے انگ، انگ اور بال بال میں اس کی جلوہ گری ہے

کی سے زندگی اور حیات کی بہار قائم ہے۔

خیال رہے یہ بدن روح کا مکان ہے اور روح اس مکان کی مکین ہے۔ ظاہر ہے مکان کی رونق مکین ہی سے ہوتی ہے، جس مکان میں کوئی رہنے والا نہ ہو وہ سنسان اور ویران ہو جاتا ہے، یہ آنکھ، ناک، اور کان وغیرہ سب کے سب اس مکان کے دروازے اور کھڑکیاں ہیں، انہیں دروازوں اور جھروکوں سے روح دیکھتی اور سنتی ہے آنکھ نہیں دیکھتی آنکھ میں جو روح ہے وہ دیکھتی ہے، کان نہیں سنتا، کان ایک کھڑکی ہے اس سے جو آواز ٹکراتی ہے اسکو روح سنتی ہے، یہ ہاتھ پاؤں جو چل رہے ہیں یہ خود نہیں چلتے ان کے اندر اتنی طاقت وانرجی ہے ہی نہیں کہ وہ چل سکیں یہ روح کی کرشمہ سازی ہے جو انہیں چلا رہی ہے، زبان بولتی ہے، نعت پڑھتی ہے، قرآن کی تلاوت کرتی ہے یہ سب اسی روح کی نغمہ سنجیاں ہیں، ورنہ کہاں یہ مشت خاک اور کہاں یہ ہنگامہ روز وشب، یہ سب روح کی تماشہ آرائیاں ہیں۔

آپ دیکھتے ہیں کہ سائنسدانوں نے ایک ایسا ریموٹ کنٹرول ایجاد کیا ہے۔ جس کی مدد سے پلاسٹک، لوہے اور المونیم سے بنے ہوئے کھلونے، گڑیاں، کار، ہوائی جہاز وغیرہ کس طرح چلتے پھرتے ناچتے، کودتے، آگے، پیچھے ہوتے نظر آتے ہیں۔ بلا تمثیل اللہ نے تعالیٰ نے اپنی قدرت اور حکمت بالغہ سے مٹی کے بیجان بدن میں روح کا پاور فل ریموٹ کنٹرول رکھ دیا ہے۔ جسکی وجہ سے یہ بدن چلتا پھرتا اور اپنے دائرہ عمل میں ہر وہ کام کر لیتا ہے جو وہ چاہتا ہے ورنہ بدن کی حیثیت سوکھی مٹی کے کھنکھناتے برتن سے زیادہ نہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ" یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا ٹھیکری کی طرح کھنکھناتی مٹی سے۔

خیال رہے اللہ تعالیٰ نے جسم کو باقی وسلامت رکھنے کے لئے اس دنیا میں کھانے پینے کی چیزیں اناج پانی وغیرہ ہزاروں قسم کی نعمتیں پیدا کی ہیں اسی طرح روح کی صحت وتوانائی کے لئے روحانی سامان واسباب بنائے ہیں۔ جن کو جاننا اور سمجھنا ہر ایک کے لئے ضروری ہے

تا کہ روح کی طلب اور ضروریات کو پورا کر سکے. روح بھی بھوکی پیاسی ہوتی ہے اسکو کھلانا پلانا بھی ہے، پاک وصاف رکھنا بھی ہے، زیورِ علم وعمل سے آراستہ کرنا بھی ہے اور زہد وتقویٰ کے لباس سے اسکو سجانا بھی ہے تا کہ آخرت کی کامیابی حاصل ہو سکے۔

بدن نظر آتا ہے اس لئے اسکی ضروریات کے سامان نظر آتے ہیں بازاروں میں بکتے ہیں اور دوکانوں سے خریدے جاتے ہیں، مگر چونکہ روح نظر نہیں آتی اس لئے اسکی ضروریات کے ساز وسامان بھی نظر نہیں آتے نہ ہی لوگوں کو روحانی دوکان وبازار کا علم ہے انہیں چیزوں کی جانکاری اور واقفیت کے لئے جانکار شیخ کی ضرورت پڑتی ہے جو مرید کا ہاتھ پکڑ کر طریقت کی منڈی میں گھمائے پھرائے ،ضروریات روح کو پورا کرنے والی چیزیں کن دوکانوں سے حاصل کر سکتے ہیں ان کی نشان دہی کروادے ،اور کن دوکانداروں سے خرید وفروخت کرنا چاہئے اور کن سے بچنا چاہئے مریدوں کو اچھی طرح سمجھادے تا کہ دھوکا نہ کھائیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ مرید اپنے پیر کے سامنے ایک بے بس چھوٹے کمزور بچے کی طرح ہوتا ہے، جس کی پرورش اور دیکھ بھال کے لئے اللہ رب العزت جل مجدہ نے ماں باپ کو مقرر فرمایا ہے اسی طرح مرید کی روحانی دیکھ بھال اور پرورش کے لئے شیخ کامل کو متعین کیا ہے، ماں باپ اور شیخ طریقت دونوں کے انداز پرورش میں بڑی مماثلت پائی جاتی ہے، ماں باپ کے عادات واطوار کی چھاپ ان کی گود میں پلنے والے بچے پر پڑتی ہے، ماں باپ اگر آوارہ مزاج، بدچلن ہوں گے تو بچہ بھی ویسا ہی بنے گا الا ماشاء اللہ. ماں باپ نیک، پرہیزگار ہیں تو بچہ بھی نیک ہی ہوگا الا ماشاء اللہ. اسی طرح شیخ اگر فاسق وفاجر، خلاف شرع کاموں کا ارتکاب کرنے والا آزاد خیال ہوگا تو اسکی صحبت میں رہنے والا مرید بھی اسی کی طرح بے راہ رو ہو جائیگا اور اسکی آخرت تباہ وبرباد ہو کر رہ جائیگی. مثل مشہور ہے۔ ' دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا '۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم

نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

اس لئے پیر ایسا ہو جو مریدوں کے حق میں ماں باپ سے زیادہ شفیق و مہربان ہو، بااخلاق وخوش گفتار ہو، پابندِ شریعت اور متقی و پرہیزگار ہو تا کہ مریدوں میں پیر کی خوبیاں پیدا ہو جائیں اور مرید کی آخرت کامیاب ہو جائے، اور پیری مریدی کا یہی اصل مقصد ہے کہ آخرت سنور جائے۔ اسی لئے روحانی پرورش ماں باپ کے ذمہ نہیں رکھی گئی ہے اسکے لئے اللہ جل مجدہ نے اپنے فضل سے ایک مقدس روحانی سلسلہ قائم فرمادیا ہے جس طرح انسان کا جسمانی سلسلہ سیدنا ابوالبشر آدم علیہ السلام سے جاملتا ہے اور وہیں پر جاکر ختم ہو جاتا، اسی لئے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سب سے پہلے ہوئی، ان کے بعد انسانی سلسلہ شروع ہوا، اسی طرح روح کا روحانی سلسلہ حضور سید اکرم جانِ عالم ﷺ سے ملتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے وجود کے روحانی سلسلوں کو اصل یعنی حضور اکرم سید عالم ﷺ کے نور کو پیدا فرمایا چونکہ آدم علیہ السلام کا سلسلہ بھی حضور ہی سے ملتا ہے۔ اس لئے آدم علیہ السلام سے بھی پہلے حضور انور ﷺ کے نور کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے "كُنْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ" یعنی میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام کے بدن سے روح کا تعلق بھی پیدا نہیں ہوا تھا دوسری جگہ ارشاد ہے "أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُوْرِيْ وَكُلُّ الْخَلَائِقِ مِنْ نُوْرِيْ وَأَنَا مِنْ نُوْرِ اللهِ" یعنی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے میرے نور کو پیدا فرمایا اور پھر میرے نور سے تمام مخلوق کو وجود بخشا۔

سلسلۂ طریقت : - جس طرح بدن کی بقاء اور اسکی طاقت وتوانائی کے لئے اسکو کھلایا پلایا جاتا ہے، اسکے آرام وراحت کا بھرپور خیال رکھا جاتا ہے اور اسکے دکھ درد کو دور کرنے کی فکر کی جاتی ہے اسی طرح آپ کو اپنی روح کی بھی حفاظت کرنی ہے، طریقت کا سلسلہ دراصل روحانی تربیت اور روح کی طاقت وقوت کی حفاظت و بالیدگی کا ایک پاکیزہ مقدس سلسلہ ہے، جس سے جڑ جانے کے بعد روح انسانی کی پوشیدہ انرجی ابھرنے لگتی ہے اور روح اسٹرانگ اور طاقتور او رمضبوط ہو جاتی ہے، اس وقت شیطان جیسے طاقتور دشمن سے لڑنے اور اسکے شر سے بچنے کی اسمیں طاقت اور حوصلہ پیدا ہو جاتا ہے۔

جس طرح آدمی ورزش اور کسرت کر کے باڈی بلڈر اور طاقتور بن جاتا ہے تو اسکا دشمن اس سے ڈرنے لگتا ہے اسی طرح جب مومن ایمان وعقیدے کی سلامتی کے ساتھ اچھے عمل، ذکر واذکار اور ریاضت ومجاہدہ کر کے روح کو طاقتور بنالیتا ہے تو شیطان اس سے ڈرنے لگتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ شیطان جیسے ازلی دشمن کی شرارتوں سے بچنے اور بچانے کے لئے باڈی بلڈر کی طرح تم بھی روحانی بلڈر بن جاؤ شریعت کی پابندی، اپنے سلسلہ کے اوراد وظائف اور ذکرو اذکار کو اپنے اوپر لازم کرلو، کھیل تماشوں اور دوسری بیہودگیوں سے بچو، اور نیک کاموں کی طرف توجہ دو اسی میں بھلائی اور آخرت کی کامیابی ہے۔

جس طرح پہلوان اور باڈی بلڈر بننے کے لئے اکھاڑے، جِم خانے ہوتے ہیں جہاں ورزش کے تمام ساز وسامان ہوتے ہیں اور سکھانے والا استاد ہوتا ہے جو اپنے شاگردوں کو ڈنڈ بیٹھک، اور ورزش کے طور طریقے سکھاتا ہے اسی طرح روحانی بلڈر بننے کے لئے اچھے شیخ طریقت اور اسکی خانقاہ کی حاضری ضروری ہے، جہاں شیخ اپنے سعادت مند مریدوں کو ذکرو اذکار اور ریاضت ومجاہدہ کی تعلیم دیکر روحانی تربیت کرتا ہے اور سعادت مند مرید اپنے مرشد برحق کی ہدایتوں پر دل وجان سے عمل پیرا ہوتا ہے۔ جب مرید اپنے شیخ کی رہنمائی میں اسکی ہدایتوں پر عمل کرتا ہے تو آہستہ آہستہ اسکی روح پاورفل اور توانا ہوجاتی ہے اسکا بدن اگرچہ دیکھنے میں دبلا پتلا کمزور رہتا ہے مگر وہ خود پاورفل ہوتا ہے اسکی نگاہ میں روحانیت کی چمک، پیشانی سے ایمان کا نور ظاہر اور زبان میں بڑی تاثیر ہوتی ہے اسکی برکتوں سے بڑے بڑے کام چشم زدن میں انجام پاتے ہیں اور سخت سے سخت مشکل آسان ہوجاتی ہے۔

سیدنا علی (رضی اللہ عنہ) کی طاقت :- سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ جو پستہ قد اور دیکھنے میں دبلے پتلے تھے آپ کی بہ نسبت بہت سے صحابہ کرام قد آور تھے باوجود اسکے خیبر کی جنگ میں حضور اقدس ﷺ نے فتح خیبر کے لئے کسی دوسرے کو منتخب نہیں فرمایا، سرکار نے سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے فرمایا کہ جاؤ خیبر کا قلعہ فتح کرو، حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ میدان

میں گھنے اور لڑتے لڑتے خیبر کے قلعہ کے دروازے پر پہونچ گئے۔ قلعہ کے بھاری بھرکم لوہے کے دروازے کو پکڑا اور اسے یوں اکھاڑ پھینکا جیسے طاق پر رکھی ہوئی ماچس کی ڈبی کو اتار کر پھینک دیا جائے دروازہ اتنا وزنی تھا کہ ستر پہلوانوں سے بھی نہیں اٹھایا جاتا۔

میرے عزیزو! یہ جسم کی طاقت نہیں تھی روحانی طاقت تھی جو حضرت علی کو انکے مرشد اعظم، شیخ اکبر، حضور اکرم سید عالم ﷺ کی بارگاہ خیر و برکت سے عطا ہوئی تھی اس لئے روحانی تربیت کے لئے شیخ کامل کی بہر حال ضرورت ہے۔ روحانی تربیت کے بعد آدمی اگرچہ بظاہر دبلا پتلا دکھائی دیتا ہے مگر ہوتا ہے بڑا پاور فل اسکے اشارہ میں وہ طاقت ہوتی ہے جو بڑے بڑے ٹینکوں اور راکٹوں میں نہیں ہوتی۔ اس لئے ہر مرید کو روحانی تربیت کے لئے اپنے اوقات میں سے تھوڑا بہت وقت نکالنا چاہئے، جس کی شروعات ذکر و فکر سے کرنی چاہئے اور شیخ کی ہدایتوں کے مطابق ہونا چاہئے۔

بیعت کیا ہے :- خیال رہے روحانی تربیت اور روح کی قوت بڑھانے اور ڈیولپ کرنے کے لئے اہل نظر، صاحب دل، متبع شریعت شیخ سے بیعت ہونا ضروری ہے۔ بغیر بیعت و ارادت سلوک کا راستہ طے کرنا سخت دشوار بلکہ ناممکن ہے۔

بیعت کا لفظ عربی زبان کا لفظ ہے جو بیع سے بنا ہے اور بیع کا معنی 'بیچنا' ہے، خرید و فروخت کے بعد بیچی ہوئی چیز خریدار کی ملکیت میں آجاتی ہے، خریدنے والا اس چیز کو اپنی حیثیت کے مطابق اپنے طور پر استعمال کرتا ہے، اسکی حفاظت کا انتظام کرتا ہے اور اسکو ڈیولپ کرتا ہے۔ مثلاً ایک ویران بنجر زمین کہیں پڑی ہوئی تھی جہاں لوگ جا کر گندگی کرتے، گندے نالوں کا پانی اسکے اوپر سے دن رات بہتا ہے، ہر طرف خودرو خاردار جھاڑیاں بدجانور اور سانپ بچھو کا مسکن تھی لیکن اس خراب زمین کے دن پھرے، قسمت بدلی، ایک بہت بڑے بلڈر نے اسکو خرید لیا اور مشین، ٹریکٹر، اور بلڈوزر منگوایا، تمام گڑھوں، نالوں کو پٹوا کر ہموار بنایا جتنے خودرو جھاڑ جھنکاڑ تھے سب کو کٹوا کر صاف کردیا، پھر پلاننگ کر کے اس زمین پر خوبصورت اپارٹمنٹ

بنگلے اور فلیٹ تعمیر کروائے، گارڈن اور پلے گراؤنڈ بنوائے اب وہی ویران، بدبودار زمین چمن زار بن گئی۔ جہاں لوگ جانا پسند نہیں کرتے تھے وہاں شہر کی بڑی بڑی شخصیتیں آکر آباد ہونا پسند کرتی ہیں، ہر طرف چہل پہل اور رونق ہی رونق نظر آرہی ہے، آخر ایسا کیوں؟ صرف اس لئے کہ ایک اچھے مالدار قابل بلڈر کے ہاتھ زمین 'بیچ' کی گئی اور اس نے اسکو ڈیولپ کیا۔

اگر یہی زمین کسی فقیر گداگر کے ہاتھ بیچ دی جاتی یا دیدی جاتی تو یقین جانیے اس زمین کے دن نہ پھرتے قسمت نہ بدلتی، وہاں کی گندگی دور نہ ہوتی جوں کی توں رہ جاتی، بلکہ اور بھی خراب اور گندی ہو جاتی۔ کیونکہ جس کے ہاتھ میں زمین دی گئی ہے وہ بیچارہ خود مفلس وقلاش ہے، جو اپنے گھر اور حالات کو سنوار نہیں سکتا وہ اتنی بڑی زمین کو کیا سنوار سکتا ہے۔ جو کنواں خود سوکھا پڑا ہے وہ دوسروں کی پیاس کو کیا بجھائے گا، جو خود محتاج ہے دوسرے کی جھولی کو کیا بھریگا، وہ تو موقع پاکر دوسروں کی جیب خالی کردیگا۔

میرے عزیزو! ہمارا وجود ایک سنسان، ویران بنجر زمین کی طرح تباہ حال پڑا ہوا ہے، دل کے پلاٹ پر خواہشات نفس اور گناہوں کی خاردار جھاڑیاں اوگی ہوئی ہیں، گندے خیالات اور برے وسوسوں کی گندی نالیاں شب وروز رواں دواں ہیں، شیطان جیسا خبیث بد جانور وہاں آتا جاتا ہے، رنج والم کے سانپ بچھو اپنا بسیرا بنائے ہوئے ہیں، ان تمام خرابیوں اور کربناکیوں سے چھٹکارہ حاصل کرنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے وہ ہے کسی صاحب دل شیخ کامل سے بیعت کرکے اپنے آپکو مرشد کے حوالے کردینا۔ جب شیخ طریقت کامل ہوگا تو اس کے پاس عقیدے کی توانائی، علم کا پاور فل بلڈوزر، اعمال صالحہ کا رولر اور حسن اخلاق کی پلاننگ ہوگی، جس کے ذریعہ مرید کے دل کی ناہمواری کو ہموار بنائے گا خواہشات نفس کے کانٹوں سے دل کو صاف کریگا۔ ذکر وفکر کے ذریعہ تمام گندے وسوسوں سے دل کو پاک بنائیگا اور رنج والم کی کربناکیوں سے چھڑا کر نفس مطمئنہ سے ہمکنار کریگا، یہی بیعت کا مقصد اصلی ہے جب مرید اس مقام پر پہنچ کر تمام باطنی گندگیوں سے پاک وصاف ہو جاتا ہے تو غوث وخواجہ کا پسندیدہ، اعلی

حضرت کا نورِ دیدہ، ولیوں کا دلارا اور اللہ و رسول کا پیارا ہو جاتا ہے اور دونوں جہاں میں اسکو عزت و عظمت حاصل ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا" بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب اللہ ان کے لیے محبت کرنے والوں کو تیار کر دیگا۔ اب مرید کا دل خراب ویران نہیں رہیگا شاد آباد اور پرنور ہو جائیگا، وہیں رسول اکرم سید عالم ﷺ کی عقیدت و محبت کا حسین تاج محل بنے گا کیونکہ اب اس پر شیخ باکمال کا کنٹرول ہے، یہاں نہ شیطانی خیالات و وسوسے کی گندی نالیاں بہتی نظر آئیں گی۔ نہ ہی فسق و فجور کی خاردار جھاڑیاں اگتی دیکھائی دیں گی۔ جب شیخ معظم کا روحانی بلڈوزر چلے گا تو سب صاف ہو جائیں گے ہر سو اللہ اللہ کی گونج، تلاوتِ قرآن پاک کا نور اور اعمالِ صالحہ کی ہچل سنائی دیگی۔ سبحان اللہ کیا فائدہ ہے بیعت کا۔ بیعت کوئی رسم و رواج نہیں ہے۔

تکمیلِ بیعت:- شریعت میں بیع (خرید و فروخت) جب ہی مکمل ہے کہ بائع (بیچنے والا) بیچی ہوئی چیز کو مشتری (خریدنے والے) کے قبضہ میں دیدے۔ اگر خریدار کو پورا قبضہ نہیں دلایا تو بیع ناتمام اور ناقص ہوتی ہے اس طرح خرید و فروخت کا جو مقصد ہے وہ حاصل نہیں ہوتا۔ اسی طرح بیعت کا مطلب ہے مکمل طور پر خود سپردگی یعنی مرید اپنے آپکو پورے طور پر مرشد کے حوالے کر دے۔ چون و چرا کی قطعاً کوئی گنجائش باقی نہ رہے ورنہ بیعت ناقص ہوگی، جسکا کوئی فیض اور فائدہ مرید کو نہ مل سکے گا۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

دیکھئے جب کوئی کسی چیز کو خرید لیتا ہے تو وہ چیز اسکی ہو جاتی ہے۔ خریدار اپنی مرضی سے اس چیز کو چاہے جس طرح رکھے، مثلاً کسی نے بکری خریدی تو وہ بکری کا مالک ہو گیا، مرضی مالک کی چلے گی بکری کی نہیں اسکو اب ہر چراگاہ اور کھیت میں چرنے کی اجازت نہیں ہے، اب آوارہ گھومنے

چرنے نہیں دیا جائیگا، مالک جہاں چرائے چرنا پڑیگا، جہاں باندھے وہیں رہنا ہوگا، جدھر لیجائے جانا ہوگا، اگر نہ جائے شرارت کرے رسی تڑائے تو کھینچ کھانچ کر مار پیٹ کر لیجایا جائیگا، زیادہ سرکشی کرے تو ایسے جانور کو قصائی کے حوالے کردیا جاتا ہے۔ سکھ چین سے وہی جانور رہتا ہے جو مالک کے قابو میں رہ کر مالک کی مرضی کے مطابق زندگی گزارے۔ اسی طرح مرید ہو جانے کے بعد سمجھ لینا چاہئے کہ ہم نے اپنے آپکو مرشد کے ہاتھ پر بیچ دیا ہے، شیخ جو کہے اس کے مطابق عمل کرنا پڑیگا ع

سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے۔

اس لئے صوفیائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ مرید کی مثال مردے کی طرح ہے اور شیخ کی مثال غسّال یعنی مردے نہلانے والے کی طرح ہے۔ میت غسّال کے ہاتھ میں بے بس ہوتی ہے، وہ جس رخ کولٹائے لیٹ جاتی ہے جس کروٹ گھمائے گھوم جاتی ہے، گرم یا ٹھنڈے پانی سے نہلائے نہا لیتی ہے، جیسا کفن پہنائے پہن لیتی ہے۔ اسی طرح مرید پیر کے ہاتھ میں "مردہ بدست زندہ" ہونا چاہئے، پیر کی خواہش مرید کی خواہش پیر کی مرضی مرید کی مرضی ہونی چاہئے تب جاکے فیض حاصل ہوتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ شیخ بھی پابندِ شریعت ہو، اور وہ اپنے شیخ کا مطیع و فرمابردار ہو پھر شیخ کا شیخ اپنے شیخ کا یہ سلسلہ چل کر آخری شیخ، شیخ الشیوخ سید عالم ﷺ پر ہو، اس طرح شیخ کا سلسلہ حضور اکرم ﷺ تک منتہی ہو، تو حضور اکرم ﷺ کی شریعت کی پابندی اور پاسداری جس پیر میں پائی جائے وہی شیخ اور مرشد برحق ہے، باقی نفس کا دھوکہ شیطانی فریب اور اغوا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو محفوظ رکھے شیطان کے شر سے۔

فرمانِ غوثیہ:۔ پیر پیراں، میر میراں، سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قیمتی ارشاد ہے، آپ فرماتے ہیں کہ کوئی ہوا میں اڑتا ہے، اور پانی پر چلتا ہے مگر شریعت کا پابند نہیں ہے تو وہ شیطان ہے، چیل کوؤں اور مچھلیوں سے آگے نہ بڑھ سکا برخلاف اسکے ہوا میں نہیں اڑتا، پانی پر

نہیں چلتا مگر ہے شریعت کا پابند تو وہ مقبول بارگاہِ الٰہی ہے، شریعت اور دین پر استقامت ہر کرامت سے بڑھ کر کرامت ہے " الاستقامة فوق الكرامة " عقیدے کی سلامتی اور شریعت کی پابندی کے بغیر ولایت کے مقام بلند تک رسائی نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے " اِنْ اَوْلِیَآؤُہٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ " یعنی اللہ کے دوست متقی ہی لوگ ہوتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ شیخ وہی شیخ ہے جو شریعت کا پابند ہو چاہے اس سے کرامت ظاہر ہو یا نہ ہو، سب سے بڑی کرامت شریعت کی پابندی ہے، برخلاف اس کے کچھ لوگ مریدوں کو یہ بتاتے ہیں کہ طریقت الگ ہے، شریعت الگ (معاذ اللہ) ایسا کہنا کھلی گمراہی اور آزاد خیالی ہے، شریعت ایک دریائے ناپیدا کنار ہے اسی کا ایک حصہ طریقت ہے کُل سے جز ہے، کُل نہیں تو جز کہاں۔

سیدنا جنید بغدادی کا ارشاد :- کسی صاحب نے سید الطائفہ حضور جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ حضور! کچھ لوگ کہتے ہیں کہ "شریعت الگ اور طریقت الگ ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ شریعت سر کے بال کی طرح ہے اور طریقت اسکی مانگ کی طرح ہے۔ اگر سر میں بال نہ ہوں تو مانگ کیسے نکالی جا سکتی ہے" گنجے اور ٹکلے کے سر میں مانگ کی آرزو ہوس ہی ہوس ہے۔ اسی طرح بے شرع سے طریقت کے فیضان کی تمنا خیال خام ہے ؏

"ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی"۔

سرکار مفتی اعظم ہند کا تقویٰ :- میرے پیر و مرشد مفتی اعظم بھی تھے اور متقی اعظم بھی، عالم اجل بھی تھے اور ولی اکمل بھی۔ آپ کا وجود مسعود اپنے زمانہ میں شریعت و طریقت کا سنگم، علم و عرفان کا مجمع البحرین تھا، ان کی ہر ادا سے زہد و تقویٰ ٹپکتا تھا، ایک واقعہ بتاتا ہوں جو بظاہر بہت معمولی ہے مگر اس سے تقویٰ اور خشیت الٰہی کا ایک آبشار چھنتا نظر آئیگا، ملاحظہ ہو۔

حضرت سیدی و مرشدی حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ ایک روز ظہر کی نماز کے لئے مسجد رضا محلہ سوداگران، بریلی شریف میں تشریف لائے دیکھا کہ ایک نل سے پانی کے قطرات ٹپک رہے ہیں، کسی نے نل کو ٹھیک سے بند نہیں کیا تھا اس لئے آہستہ آہستہ وہ نل ٹپک رہا تھا اس پر

حضرت والا کی نظر پڑی اور جا کر نل کو خود اپنے ہاتھوں سے بند کر دیا پھر مغرب میں تشریف لائے دیکھا کہ دوسرا نل اسی طرح ٹپک رہا ہے، آپ نل کے پاس تشریف لے گئے اور ناراضگی کے انداز میں فرمایا معاذ اللہ کیا کیا جائے لوگوں کو اتنا بھی خیال نہیں کہ پانی رائگاں جائیگا نل کو اچھی طرح بند کر دیں۔ پانی اللہ تعالیٰ کی بیش بہا نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے، بلا ضرورت اسکو ضائع کرنا گناہ ہے، اسکا بھی بروز حشر حساب دینا ہوگا، کسی آنے والے کو سوجھائی نہیں دیتا کہ نل ٹپک رہا ہے، پانی برباد جا رہا ہے اسکو بند کر دے، انا للہ وانا الیہ راجعون یہ فرما کر آپ وضو کے لئے بیٹھ گئے۔ جب حضرت والا نے فرمایا کہ کسی کو سوجھائی نہیں دیتا کہ نل ٹپک رہا ہے اسکو بند کر دے اس وقت میرے دل نے کہا کہ حضور والا دوسروں کی نگاہ میں خشیت ربانی اور تقویٰ کی وہ روشنی کہاں جو آپ کی نگاہ کرامت میں ہے، چند قطرات کی اضاعت کا احساس کیا معنی رکھتا ہے بالٹی کا بالٹی پانی بلا ضرورت لوگ بہا ڈالتے ہیں اور کان پر جوں تک نہیں رینگتی، پاس شریعت اور احساس خشیت آپ جیسے اہل نظر کا حصہ ہے۔

میرے عزیزو! بات کتنی چھوٹی اور معمولی ہے مگر کس کے لئے، ہم جیسے عام لوگوں کے لئے، لوگوں نے تو اس پانی کے چند قطروں کو بیقدری کی نگاہ سے دیکھا اور اسکو ضائع ہونے سے بچانے کی طرف کوئی توجہ نہیں کی، لیکن سرکار مفتی اعظم علیہ الرحمہ جن کی پوری زندگی تقویٰ شعاری میں گذری وہ بھلا نعمت الٰہی کو رائگاں ہوتے ہوئے کیسے گوارہ کر لیتے، جبکہ ان کی نگاہ ولایت پانی کے ہر قطرے میں اللہ تعالیٰ کی ہزاروں نعمتوں کا مشاہدہ کرتی ہے، اس لئے وہ اسکی حفاظت کے لئے بیقرار نظر آئے۔ ع "خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را"۔

کرامت کیا ہے؟ :- کسی مومن پابند شریعت سے ایسی بات کا ظاہر ہونا جو عقل اور عادت کے خلاف ہو اسکو کرامت کہتے ہیں، تمام اہلسنت کے علماء، فقہا اور صوفیا کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اولیاء کی کرامت حق ہے جو اس کا انکار کرے اور نہ مانے وہ گمراہ اور اہل سنت سے خارج ہے۔

غوث اعظم کی کرامت :- ایک شخص تھا جس نے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولایت وکرامت کا شہرہ سن رکھا تھا وہ شخص مرید ہونے کی غرض سے آپکی خدمت میں حاضر ہوا، اسکا ارادہ یہ تھا کہ پہلے کرامت دیکھونگا پھر مرید ہو جاؤنگا۔ خانقاہ غوثیہ میں ایک عرصہ تک ٹھہرا رہا مگر اسکو اس عرصہ میں کوئی کرامت نظر نہ آئی ایک روز بلا مرید ہوئے واپس جانے لگا حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیر روشن ضمیر تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا کس لئے آئے تھے اب واپس کیوں جا رہے ہو ؟ عرض کی حضور مرید ہونے آیا تھا فرمایا پھر مرید کیوں نہیں ہوئے؟ کہنے لگا کہ میں یہ سوچ کر آیا تھا کہ پہلے کوئی کرامت دیکھونگا پھر مرید ہو جاؤنگا، آپ نے فرمایا کہ اچھا یہ بتاؤ کہ تم نے میرا کوئی کام شریعت کے خلاف دیکھا؟ بولا نہیں، آپکا ہر قدم شریعت کے مطابق، آپکی ہر سانس کو سنت کا پابند پایا۔ آپ نے فرمایا سن لے 'الاستقامة فوق الکرامة' ہر کرامت سے بڑھکر کرامت دین وشریعت پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنا ہے۔ یہ فرما کر آپنے عصاء مبارک کی طرف اشارہ فرمایا جو خانقاہ کے ایک گوشہ میں رکھا ہوا تھا اشارہ غوثیہ پاتے ہی وہ عصا روشن ہو گیا جیسا کہ ٹیوب لائٹ روشن ہوتا ہے، آپ نے فرمایا کہ تم ابھی یہی تو دل میں سوچ رہے تھے کہ اس لکڑی سے عبد القادر کوئی کرامت دکھائے، بولا ہاں یہی سوچ رہا تھا یہ کہہ کر قدموں پر گر گیا اور اپنی کم فہمی سے توبہ کر کے مرید ہو گیا۔

سبحان اللہ! سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب یہ معلوم ہو گیا کہ آنے والا کیا سوچ رہا ہے اور یہ بھی پہلے ہی معلوم تھا کہ یہ شخص خانقاہ میں کس ارادے سے آیا تھا اور کیوں واپس جا رہا ہے، سب کچھ معلوم ہونے کے باوجود آپکا ابتک کچھ نہ فرمانا اس شخص کے خیال فاسد پر تنبیہ کرنے کے لئے تھا کہ کرامت دیکھ کر مرید ہونیکا خیال فاسد اور ارادت وسلوک کی راہ میں رکاوٹ ہے ارادت کے لئے دین وایمان کی سلامتی اور شریعت محمدی کی پابندی بنیادی شرط ہے۔

خلاف پیمبر کسے رہ گزید　　　　کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

آج لوگ کہتے ہیں کہ لاٹھی کا روشن ہو جانا کرامت ہے، ہوا میں اڑنا کرامت ہے، پانی پر چلنا کرامت ہے، آگ کا انگارہ کھانا کرامت ہے بلا شبہ مومن صادق، اللہ والے سے ان باتوں کا ظہور کرامت ہے، مگر یہ سب چھوٹی چھوٹی کرامتیں ہیں، دین پر استقامت اور پابندی شریعت سب سے بڑی کرامت ہے، کسی سے کچھ کرامت ظاہر نہ ہو صرف اس میں یہی پاسداری شریعت اور دین پر استقامت ہو وہ سب سے بڑا با کرامت ہے، ایسے ہی کو مرد خوش اوقات، اہل اللہ اور جوانمرد کہتے ہیں ایسے ہی لوگوں سے رجوع کرو ان سے فیض حاصل کرنے کے لئے پوری عقیدت رکھو، ایسے لوگوں کی طرف سے بدگمانی کو راہ نہ دو ورنہ ہلاک و برباد ہو جاؤ گے۔

شرائط پیری:- جس طرح نماز کے لئے قبلہ کی طرف منہ کرنا، کپڑے، بدن، اور جگہ کا پاک ہونا اور باوضو ہونا شرط ہے اگر ان میں سے ایک شرط بھی نہ پائی جائے نماز ہرگز درست نہیں ہوگی، اسی طرح پیر کے لئے کچھ شرطیں ہیں، پیر میں ان تمام شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے بغیر ان شرطوں کے پیر بننا اور اس سے مرید ہونا جائز نہیں ہے۔

علماء کرام اور صوفیاء عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ صحیح پیر میں چار بنیادی شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے، بغیر ان کے مشیخت کی گدی پر بیٹھنا جائز نہیں۔ (۱) مومن سنی صحیح العقیدہ ہونا کہ سب سے بنیادی اور اہم شرط ہے تمام شرائط و اعمال کی صحت کا اسی پر دارومدار ہے۔ (۲) عالم ہونا یعنی اسکے پاس اتنا علم ہو کہ اپنی ضروریات کے تمام مسائل کو خود حل کرے یا کتابوں سے اسکا حل نکال سکے۔ (۳) فاسق معلن نہ ہو یعنی خلاف شرع باتوں سے بچتا ہو اسکا ظاہری حال شریعت کے مطابق ہو۔ (۴) اسکا سلسلہ حضور اکرم سید عالم ﷺ سے متصل ہو، سلسلہ میں کہیں کوئی ایسا پیر نہ پایا جائے جو بدعقیدہ اور فاسق وفاجر ہو اگر ہے تو وہ سلسلہ متصل نہیں ہوگا منقطع ہوگا اگرچہ اپنا پیر ٹھیک ہو یا بغیر پیر سے خلافت حاصل کئے ہوئے پیری مریدی شروع کردی ہو تو اس صورت میں بھی سلسلہ منقطع مانا جائیگا ایسے سلسلہ میں مرید ہونا درست نہیں۔

اس لئے بیعت سے پہلے ان چار باتوں کی تحقیق کر لینی چاہیے صرف ذکر فکر اور چلوں سے کام نہیں چلے گا پیری مریدی برائے نام ایک رسمی چیز ہو کر رہ جائیگی پیر اور اس سلسلہ کے تمام مشائخ کرام میں اگر مذکورہ چاروں باتیں پائی جاتی ہیں تو پھر مرید کی استعداد اور حوصلے کے اعتبار سے سلسلہ کا فیض ملنا یقینی ہے اور مرشد کی طرف سے جو ذکر و فکر اور اوراد و وظائف مرید کو تلقین کئے جائیں گے ان کے روحانی اثرات مرید سعید کے قلب پر پڑیں گے، جس سے زندگی میں دینی اور روحانی انقلاب رونما ہوتا محسوس ہوگا۔

میرے عزیزو! میں تو اہلسنت کا ایک معمولی سا خدمت گذار ہوں مجھ میں کوئی خوبی اور لیاقت نہیں، میں تو سچا مرید ہونے کے بھی لائق نہیں ہوں چہ جائیکہ لوگوں کو مرید کروں، پھر بھی آپ لوگوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے یہ آپ کا حسن ظن ہے، ایک مومن سے حسن ظن رکھنے کا انشاء اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو ثواب ملیگا۔ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے ظنوا المومنین خیرا یعنی مسلمانوں کے بارے میں اچھا خیال رکھا کرو، (یہ تمام باتیں حضرت نے انکساری کے طور پر فرمائی ہے)۔

بھائیو! ہم لوگ الیکٹریشین کی طرح ہیں، الیکٹریشین کا کام کنکشن جوڑ دینا ہے، کرنٹ پیدا کرنا نہیں، کرنٹ پیدا کرنا تھرمل پاور ہاؤس کا کام ہے، اور سپلائی کرنا سب اسٹیشن کی ذمہ داری ہے، گنبد خضرا، روحانیت کا پاور ہاؤس ہے، بغداد معلی میں اسکا مین اسٹیشن ہے باقی مشائخ کرام چھوٹے بڑے سب اسٹیشن اور دوسری روحانی تنصیبات ہیں جن کے واسطوں اور وسیلوں سے سلسلہ سے منسلک لوگوں تک روحانی عرفانی کرنٹ پہنچتا ہے آپ لوگوں کا کنکشن جوڑ دیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ اسکو تادم زیست سلامت رکھے اور اسکی آبرو بچانے کا شعور عطا فرمائے، آمین آمین یارب العالمین۔

سلسلہ کی آبرو کیسے بچے گی؟ :- جیسے بجلی کے بلب کے اندر بیچ میں ایک باریک تار کی

تار ہوتا ہے جہاں کرنٹ پہنچ کر روشنی دیتا ہے، اگر اسکو زور سے جھٹکا لگ جاتا ہے تو وہ نازک تار ٹوٹ جاتا ہے اور شارٹ اور فیوز ہو جاتا ہے، روشنی دینا بند کر دیتا ہے، مین سوئچ سے لیکر پاور ہاؤس تک تمام تنصیبات (سسٹم) بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں، مگر بلب میں روشنی نہیں، اسی طرح ہر مومن کے دل میں بلب کی طرح محبت رسول ﷺ کا بہت باریک نازک تار ہے جس کی وجہ سے انسان مومن کا باطن جگمگا تا رہتا ہے، ہر مومن پر فرض ہے کہ اسکی حفاظت کرے، گستاخ رسول، بددین کی صحبت سے دور بھاگے، ورنہ اسکی بدعقیدگی کے جھٹکے سے محبت رسول کا نازک تار ٹوٹ جائیگا، اور باطن کے نہاں خانہ میں اندھیرا پھیل جائیگا۔ تسبیح و مصلی، داڑھی جبہ، چلہ چلا سب دھرا کا دھرا رہ جائیگا کچھ کام نہ آئیگا۔ اس لئے ضروری ہے کہ کنکشن بھی ہو اور فیوز بھی سلامت ہو تب جا کر روشنی ملیگی، اسکی تائید حضور اکرم ﷺ کے اس ارشاد سے ہوتی ہے آپ فرماتے ہیں "لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ" یعنی تم میں کا کوئی شخص اس وقت تک مومن کامل ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ میری محبت اس کے دل میں اس کے ماں باپ اور آل واولاد سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔ دوسری حدیث میں ہے محبت کے اس نازک رشتہ کی حفاظت کی خاطر ارشاد فرمایا کہ بدعقیدوں اور گمراہوں سے اس طرح دور رہو کہ "لَا تُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ" (او کما قال) یعنی نہ ان کے ساتھ مل جل کر کھاؤ پیو، نہ ان کی صحبتوں میں بیٹھو، نہ ان سے شادی بیاہ کرو، نہ ان کے پیچھے نماز پڑھو، اور نہ ہی ان کی نماز جنازہ پڑھو، کہیں تم کو وہ گمراہ نہ کر دیں تمکو فتنے میں مبتلا نہ کر دیں، ایاکم وایاھم اپنے آپکو ان سے ہر طرح بچاؤ، اگر وہ تمہارے پاس آئیں تو سختی سے ان کو بھگا دینا اس دور پرفتن میں جو اس حدیث پر عمل کرتے ہیں وہی محفوظ ہیں اور جو لوگ اعتدال کی روش پر چلے وہ بھٹک گئے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اس لئے میرے بھائیو! سید عالم ﷺ کی محبت سے دل کو آباد رکھو، اولیاء اللہ کی عقیدت کا دامن مضبوطی سے تھامے رہو اور اپنے

شیخ کے مطیع وفرمانبردار ہوکر رہو تمہارا گلشن اور فیوض سلامت رہیگا دل کا گھر، قبر اور حشر ہر جگہ اجالا ہی اجالا ہوگا، سچے جذبے اور خیر کا ارادہ لیکر آپ مرید ہوں، خدارا اسکو رسم نہ بنائیں۔

ذکر کے فائدے :- قلب وروح کی صفائی اور نفس امارہ کی پٹائی کے لئے صوفیاء کرام نے قرآن وحدیث اور صحابہ کرام کے اقوال کی روشنی میں ذکر کے مختلف طریقے مقرر فرمائے ہیں، ذکر کے طریقے اگرچہ مختلف ہیں مگر مقصد سب کا ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی بدن کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے چھ بڑے اہم اعضاء بنائے ہیں۔ ہاتھ[۱]، پاؤں[۲]، کان[۳]، ناک[۴]، آنکھ[۵]، اور منہ[۶] تمام کام انہیں اعضاء سے انجام پاتے ہیں اگر ان میں کسی عضو کو لقوہ یا فالج کی بیماری لگ جائے تو وہ عضو بدن کے لئے بیکار بلکہ بسا اوقات وبال جان بن جاتا ہے یہ اعضاء صحت مند اور سلامت ہیں تو زندگی کا مزا اور بدن کی ایکٹویٹی سلامت رہتی ہے، زندگی خوش وخرم کے ساتھ گزرتی ہے اسی طرح روح کے لئے "لطائف ستہ" چھ لطیفے ہیں یعنی قدرت نے روح کے لئے چھ پوائنٹ مقرر فرمائے ہیں، صوفیائے کرام نے ان کی اس طرح تعیین وتشخیص فرمائی ہے پھر ان کے کام کی مناسبت سے ان کے الگ الگ نام رکھ دیئے ہیں جب تک یہ لطائف زندہ وبیدار رہتے ہیں تو تمام روحانی ایکٹویٹیز جاری وساری رہتی ہیں اور روحانی زندگی میں بہار ہی بہار ہوتی ہے۔ لطائف ستہ (چھ لطیفے یہ ہیں)

(۱) لطیفۂ نفس (۲) لطیفۂ قلب (۳) لطیفۂ روح (۴) لطیفۂ سر (۵) لطیفۂ خفی (۶) لطیفۂ اخفیٰ، ان چھوں کے پائے جانے کی جگہیں بھی الگ الگ ہیں۔ لطیفۂ نفس ناف کے نیچے ہوتا ہے، لطیفۂ قلب کا مقام بائیں چھاتی سے دو انگل نیچے قلب کے پاس ہوتا ہے، لطیفۂ روح کی جگہ داہنے چھاتی سے دو انگل نیچے ہے، لطیفۂ سر لطیفۂ قلب وروح کے بیچ سینے کے نیچے اور پیٹ کے اوپر پایا جاتا ہے، لطیفۂ خفی وسط پیشانی ٹھیک سجدہ گاہ کے پاس ہے اور لطیفۂ اخفیٰ بیچ سر بھیجے میں پایا جاتا ہے، اگر آپ ان کی تفصیلات جاننا چاہتے ہیں تو تصوف کی

کتابوں کا مطالعہ کریں، یہاں صرف لطیفۂ نفس کے بارے میں ضرورت کے پیش نظر تھوڑی وضاحت کردینا ضروری ہے۔

لطیفۂ نفس :- صوفیائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے نزدیک لطیفۂ نفس کا مقام ناف ہے شیطان ناف کے راستہ سے انسان کے بدن میں داخل ہوتا ہے پھر رگوں میں خون کے ساتھ گردش کرتا ہے دل میں وسوسے ڈالتا ہے پھر نفس اعضاء کو گناہوں پر اکسا کر حرام کاری کا مرتکب بناتا ہے گویا ناف '' گیٹ آف شیطان '' ہے۔ فقہائے کرام اور صوفیائے عظام فرماتے ہیں نمازی ناف کے نیچے ہاتھ باندھے تو ہاتھوں کو ڈھیلا نہ رکھے بلکہ دبا کر رکھے، اس عمل سے انشاء اللہ تعالیٰ وسوسے آنا آہستہ آہستہ بند ہو جائینگے۔

نفس کی حالتیں :- نفس کی تین حالتیں ہوتی ہیں، امارہ[۱]، لوامہ[۲] اور مطمئنہ[۳]۔ نفس جب سرکشی کرتا ہے آدمی کو برائیوں سے رغبت اور بھلائیوں سے نفرت دلاتا ہے تو اسکو ''امارہ'' کہتے ہیں اور گناہ پر ملامت کرتا ہے، یا گناہ کے بعد نادم ہو کر پچھتاتا ہے تو اسکو ''لوامہ'' کہتے ہیں اور جب ذکر و فکر، عبادت ریاضت سے اسکو اطمینان کلی مل جاتا ہے تو اسکو ''نفس مطمئنہ'' کہتے ہیں ان تینوں کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔ چونکہ نفس امارہ شیطان کی سواری ہے یہی آدمی کو برائیوں پر ابھارتا ہے شراب پلاتا ہے جوا کھلاتا ہے زنا کرواتا ہے سینما دکھلاتا ہے، ٹی وی پر دن بھر بٹھائے رکھتا ہے اور نماز چھڑاتا ہے غرض برائیوں کی ہر وقت ترغیب دلاتا رہتا ہے۔ اس لئے صوفیائے کرام کی پہلی توجہ نفس امارہ کو کمزور بنانے اور مارنے کی طرف ہوتی ہے اسی کو ان کی اصطلاح میں نفس کشی کہا جاتا ہے۔ جب آدمی کا نفس امارہ کمزور پڑنے لگتا ہے تو اس وقت نفس لوامہ کو قوت اور حوصلہ ملتا ہے یہاں تک کہ برائیوں سے نفرت اور نیکیوں سے رغبت پیدا ہو جاتی ہے آہستہ آہستہ یہ جذبۂ خیر اتنا ترقی کر جاتا ہے کہ آدمی نیکیوں کو زندگی اور برائیوں کو موت جانتا ہے یہاں تک کہ صرف خیر ہی سے نفس کو اطمینان و سکون ملتا ہے جب اس مقام پر آدمی پہنچ جاتا ہے تو اسکو نفس مطمئنہ حاصل ہو جاتا ہے نفس مطمئنہ حاصل ہو جانے کے بعد صراط مستقیم پر

چلتے ہوئے نفسانی اور شیطانی رکاوٹیں دور ہو جاتی ہے اور اسپر عنایت ربانی سے وہ وہ نوازشات ہونا شروع ہو جاتی ہیں کہ جنکا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا، اللہ تعالیٰ سبکو نفس مطمئنہ کی دولت بخشے اور اپنے ذکر کی لذتوں سے آشنائی عطا فرمائے آمین آمین۔

شیخ کے آداب

؎ انکا سایہ اک تجلی انکا نقش پا چراغ
یہ جدھر گذرے ادھر ہی روشنی ہوتی گئی

امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان فتاویٰ رضویہ جلد بارہ ۱۲ صفحہ نمبر ۱۵۲ پر مرشد کے آداب و احترام کے سلسلہ میں فرماتے ہیں۔ پیر صادق حضور سید المرسلین ﷺ کا نائب ہے، اس کے حقوق حضور سید عالم ﷺ کے حقوق کے پرتو ہیں، ائمہ دین نے تصریح فرمائی ہے کہ مرشد کا حق باپ سے زائد ہے اور فرمایا کہ باپ مٹی کے جسم کا باپ ہے اور پیر روح کا، اور فرمایا کوئی کام اسکی مرضی کے خلاف مرید کو کرنا جائز نہیں اس کے سامنے ہنسنا منع ہے اسکی اجازت کے بغیر بات کرنا منع ہے اسکی مجلس میں دوسرے کی طرف متوجہ ہونا منع ہے اسکی غیبت (غیر موجودگی) میں اس کے بیٹھنے کی جگہ بیٹھنا منع ہے اسکی اولاد کی تعظیم لازم ہے اسکے کپڑوں کی تعظیم ضروری ہے اسکے بچھونے کی تعظیم واجب ہے، اسکی چوکھٹ کی تعظیم فرض ہے اس سے اپنا کوئی حال چھپانے کی اجازت نہیں اپنی جان و مال کو اسی کا سمجھے خلاصہ کلام یہ ہے کہ اپنے کو اسکی ملک اور بندۂ بے دام جانے اسکے حکم کو جہاں تک بلا تاویل صریح خلاف خدا نہ ہو حکم خدا و رسول جانے۔

ان تصریحات کے بعد سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرید پر اس کے مرشد صادق کے جو حقوق و آداب ہیں ان کو تفصیل سے نمبروار بیان فرمانے ہیں۔ فرماتے ہیں (۱) مرید یہ اعتقاد کرے کہ میرا مطلب اسی مرشد سے حاصل ہوگا، اور اگر دوسری طرف توجہ کریگا تو مرشد کے فیوض و برکات سے محروم رہیگا (۲) ہر طرح مرشد کا مطیع و فرمانبردار ہو اور جان و مال سے اسکی خدمت کرے کیوں کہ بغیر پیر کی محبت کے کچھ نہیں ہوتا اور

محبت کی پہچان یہی ہے۔ (۳) مرشد جو کچھ کہے اس کو فوراً بجالائے اور بغیر اسکی اجازت اس کے فعل (کام) کی اقتداء نہ کرے، کیونکہ مرشد بعض اوقات اپنے حال ومقام کی مناسبت سے کام کرتا ہے کہ مرید کو اسکا کرنا زہر قاتل (سخت نقصان دہ) ہے۔ (۴) جو ورد وظیفہ مرشد تعلیم کرے اسکو پڑھے اور تمام وظیفے چھوڑ دے، خواہ اس نے اپنی طرف سے پڑھنا شروع کیا ہو یا کسی دوسرے نے بتایا ہو۔ (۵) مرشد کی موجودگی میں ہمہ تن اسکی طرف متوجہ رہنا چاہئے یہاں تک کہ سوائے فرض، واجب اور سنتوں کے کوئی نفل اور وظیفہ اسکی اجازت کے بغیر نہ پڑھے۔ (۶) حتی الامکان ایسی جگہ نہ کھڑا ہو کہ اسکا سایہ مرشد کے سایہ اور اسکے کپڑوں پر پڑے۔ (۷) اسکے مصلے پر پیر نہ رکھے۔ (۸) اسکی طہارت یا وضوء کی جگہ طہارت یا وضوء نہ کرے۔ (۹) مرشد کے برتنوں کو اسکی اجازت کے بغیر استعمال نہ کرے۔ (۱۰) اسکی اجازت کے بغیر اسکے سامنے نہ کھائے نہ پئے اور نہ وضوء کرے، اجازت کے بعد مضائقہ نہیں۔ (۱۱) اسکے روبرو کسی سے بات نہ کرے بلکہ کسی دوسرے کی طرف متوجہ بھی نہ ہو۔ (۱۲) جس جگہ مرشد بیٹھتا ہے اس طرف پیر نہ پھیلائے اگرچہ سامنے نہ ہو۔ (۱۳) اور نہ اس طرف تھوکے۔ (۱۴) جو کچھ مرشد کرے اس پر اعتراض نہ کرے، کیونکہ وہ جو کچھ کرتا ہے اسمیں حکمت ہے، ہاں اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کا قصہ یاد کرے۔ (۱۵) اپنے مرشد سے کرامت کی خواہش نہ کرے۔ (۱۶) اگر کوئی شبہ دل میں گزرے تو فوراً عرض کرے اگر شبہ حل نہ ہو تو اپنی سمجھ کا نقصان جانے۔ اور اگر مرشد جواب نہ دے تو سمجھ لے میں اس جواب کے لائق نہ تھا۔ (۱۷) مرشد کی اجازت کے بغیر بے ضرورت اس سے علیحدہ نہ ہو۔ (۱۸) مرشد کی آواز پر اپنی آواز کو بلند نہ کرے اور بلند آواز سے اس سے بات نہ کرے اور بوقت ضرورت مختصر بات کرے اور نہایت توجہ کے ساتھ جواب کا منتظر رہے۔ (۱۹) مرشد کے کلام کو دوسرے سے اسی قدر بیان کرے جس قدر لوگ سمجھ سکیں اور اگر جس بات کو یہ سمجھے کہ یا دوسرے لوگ نہ سمجھیں گے تو اسکو نہ بیان کرے (۲۰) مرشد کے کلام کو رد نہ کرے اگرچہ حق مرید کی جانب سمجھ میں آرہا ہو بلکہ اعتقاد کرے کہ شیخ

کی خطا میرے صواب سے بہتر ہے.(۲۱) جو کچھ اس کا حال برا ہو یا اچھا اسے مرشد سے عرض کرے کیونکہ مرشد طبیب قلبی ہے اطلاع کے بعد اسکی اصلاح کرے مرشد کے کشف پر اعتماد کرے سکوت نہ کرے.(۲۲) مرشد کے پاس بیٹھ کر وظیفہ میں مشغول نہ ہو اگر کچھ پڑھنا ہو تو اسکی نظر سے پوشیدہ بیٹھ کر پڑھے.(۲۳) جو کچھ فیض باطنی اسکو ملے اسے مرشد کا طفیل سمجھے، خواب یا مراقبہ میں اگر دیکھے کہ کسی دوسرے بزرگ سے فیض پہنچا تو یہ جانے کہ مرشد کا لطیفہ اس بزرگ کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔

مذکورہ بالا مرشد کے جملہ حقوق و آداب کو ہر مرید اچھی طرح یاد کرلے اور اس پر جہاں تک ہو عمل کرنے کی کوشش کرے انشاء اللہ مرید کو اپنی استعداد اور صلاحیت کے مطابق فیض پہونچے گا خیال رہے مذکورہ بالا حقوق سچے متبع شریعت مرشد کے ہیں فاسق وفاجر خلاف شرع حرکتوں کا ارتکاب کرنے والے نام نہاد پیروں کے نہیں ہیں ایسوں سے اجتناب واحتراز لازم وواجب ہے اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو حق سمجھنے، حق کو قبول کرنے کی توفیق رفیق بخشے آمین۔

نفس امارہ کو کیسے ماریں :- نفس کشی کے بغیر طریقت کے راستے پر ایک قدم چلنا ناممکن ہے کیونکہ نفس امارہ گھر کا بھیدی اور گھر کے اندر کا دشمن ہے، نفس امارہ شیطان کی سواری اور اسکا سب سے بڑا مددگار ہے.شیطان جو باہر کا دشمن ہے اسی کے ذریعہ سے آدمی کے بدن میں داخل ہو کر وسوسے ڈالتا ہے نفس امارہ کو اگر کچل دیا جائے تو شیطان کی آدھی طاقت ختم ہو جاتی ہے اسکے بعد شیطان کے شر کو دفع کرنا آسان ہو جاتا ہے.خیال رہے کہ نفس امارہ لاٹھی، ڈنڈے، بندوق، ریوالور اور گولے بارود سے نہیں مرتا اور نہ ہی ان چیزوں کا اسپر کوئی اثر ہوتا ہے اسکو مارنے کے لئے اہل طریقت صوفیائے کرام نے ذکر وفکر، ریاضت ومجاہدے کے مختلف طریقے مقرر کئے ہیں جو قرآن وحدیث اور صحابہ وتابعین کے اقوال سے ماخوذ ہیں. ہر سلسلہ کے طریقوں میں اگرچہ اختلاف نظر آئیگا مگر سب کا مقصود ایک ہے وہ ہے نفس امارہ کو مارنا۔

(۱) نفس جب خلاف شرع کام کرنے کی خواہش کرے تو آپ اس کام کو نہ کرنیکا پختہ ارادہ اور

کثرت سے توبہ واستغفار اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھنا شروع کردیں اگر مکروہ وقت نہیں تو وضو کر کے کم از کم چار رکعت نفل نماز پڑھ لیں اگر آپ کے ذمہ کچھ چھوٹی ہوئی نمازیں باقی ہیں تو بجائے نفل کے اسی کو ادا کریں یہ زیادہ بہتر ہے۔ نماز سے فارغ ہوکر دعا مانگیں اور اپنے گناہوں سے توبہ کریں اس طرح بار بار کرنے سے نفس ڈھیلا پڑنے لگے گا۔

(۲) رات کو سونے سے پہلے تمام ضروریات سے فارغ ہوکر تازہ وضو کریں، پھر دو رکعت نماز نفل پڑھیں اس کے بعد سورہ واقعہ، سورۂ یٰس اور سورۂ ملک بلا ناغہ روزانہ پڑھا کریں، پھر بستر پر لیٹ کر الحمد شریف الم سے مفلحون تک، آیۃ الکرسی، اور سورۂ بقرہ کا آخری حصہ امن الرسول سے آخر سورہ تک اس کے بعد درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ تعالیٰ نفس اور شیطان کے شر سے محفوظ رہیں گے۔

(۳) ذکر نفی واثبات نفس امارہ کو کمزور اور دل کو پر نور بنانے کے لئے بہت مؤثر ہے چاہئے کہ روز رات میں تمام ضروریات سے فارغ ہوکر ایسی جگہ بیٹھے جہاں نہ شور وغل اور ایسی آوازیں نہ آئیں جس سے دل بٹے باوضو قبلہ رو چہار زانو بیٹھ کر مندرجہ ذیل ذکر شروع کریں۔

ذکر نفی واثبات

اس ذکر کو نفی واثبات اس لئے کہتے ہیں کہ لَآ اِلٰہَ سے تمام معبودان باطل کی مکمل طور پر نفی (انکار) کیا جاتا ہے پھر لفظ اِلَّا اللّٰہُ سے اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی الوہیت (معبودیت) کا اثبات (اقرار) کیا جاتا ہے جب یہ ذکر پست آواز سے ہو تو اسکو ذکر سری یا ذکر بالسر کہتے ہیں اور بلند آواز سے ذکر کرنے کو ذکر جہری یا ذکر بالجہر کہتے ہیں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ـ ۲۰۰ بار، اِلَّا اللّٰہُ ـ ۴۰۰ بار، اَللّٰہُ ـ ۶۰۰ بار اول آخر درود شریف تین تین بار۔

ترکیب ذکر جہری

ذکر جہر سے پہلے دس بار درود شریف، دس بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ تین بار، فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ

وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے پھر ذکر جہر شروع کرے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۲۰۰ بار، اِلَّا اللّٰہُ ۴۰۰ بار اَللّٰہُ ۶۰۰ بار، یہ ذکر دوازدہ تسبیح (بارہ تسبیح) ہوا اس کے بعد حق سو بار یا کم و بیش بطور سہ ضربی۔ سہ ضربی کا مطلب یہ ہے لفظ حق حق حق کی تین بار ضرب لگانا ضرب دل پر مارے پھر سانس توڑ دے پھر اسی طرح حق حق حق کی تین ضربیں دل پر مارے۔

تنبیہ : اگر ذکر کے درمیان دل میں سوزش (گرمی) معلوم ہو تو فوراً ۱۱ بار درود غوثیہ پڑھ لیں. درود غوثیہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

(۲) ذکر سے پہلے حصار ضرور کرلیں" حصار "وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرَاتٌ بِاَمْرِہٖ اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ گِرْدِ مَنْ وَ گِرْدِ خَانَۂ مَنْ وَ گِرْدِ زَنْ وَ فَرْزَنْدَانِ مَنْ وَ گِرْدِ مَالُ وَ دوستَانِ مَنْ حِصَارِ حِفَاظَتُ تُوْ شَوَدْ تُوْنِگَھْدَارْ بَاشِیْ یَااَللّٰہُ بِحَقِّ سُلَیْمَانَ بِنِ دَاوٗدَ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ وَ بِحَقِّ اھیاً اشراھیاً وبحق علیقاً ملیقاً تلیقاً اَنْتَ تَعْلَمُ مَا فِی الْقُلُوْبِ وَ بِحَقِّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَ بِحَقِّ یَا مُؤْمِنُ یَا مُھَیْمِنُ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

یہ دعا پڑھکر شہادت کی انگلی پر دم کریں اور اپنے داہنے (سیدھے) کان کے ارد گرد تین بار حصار کی نیت سے گول گول گھمائیں اگر لوگ موجود ہیں جو ذکر میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو ان کی طرف منہ کر کے ان پر بھی دم کریں۔

: اپیل :

دارالعلوم انوارِ رضا، نوساری

سرزمینِ گجرات کا ایک عظیم دینی ادارہ ہے جو پیر طریقت، حضرت علامہ مفتی محمد مجیب اشرف صاحب قبلہ کی نگرانی میں چل رہا ہے نوساری سورت اور گجرات کے دیگر علاقوں میں اپنی بہترین کارکردگی کی بنیاد پر کارہائے نمایاں انجام دے رہا ہے جسمیں فی الوقت ۱۳۵ بیرونی طلباء کے طعام وقیام کا انتظام ہے۔ درجہ حفظ، قرأت، اور عالمیت کے شعبوں کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر کلاس اور سلائی کلاس اور انگلش تعلیم کا بھی انتظام ہے۔ انشاء المولیٰ تعالیٰ بعدِ رمضان ۱۴۲۶ ھجری ماہِ شوال سے مقامی اور بیرونی بچیوں کے لئے تعلیم شروع کرنے کا پروگرام طے کر لیا گیا ہے۔ اس لئے تمام اہلِ سنت و جماعت کے مخیر حضرات سے بالخصوص حضور مفتی محمد مجیب اشرف صاحب قبلہ کے جملہ مریدین ومعتقدین سے گذارش ہے کہ ان دونوں اداروں کو چلانے کے لئے ہمارا بھرپور تعاون کریں۔ رب قدیر آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ ادارہ ھٰذا کا تعاون کس طرح کرنا چاہتے ہیں؟

(۱) کسی ایک بچہ کے تعلیمی خرچ کی ذمہ داری قبول فرمالیں۔
(۲) کسی ایک مدرس کی تنخواہ اپنے ذمہ لے لیں۔
(۳) ہر ماہ اپنی کمائی کا کچھ حصہ ادارہ ھٰذا کے لئے وقف فرمادیں۔
(۴) دینی کتابیں دلاکر ادارہ ھٰذا کے کتب خانہ کو مضبوط بنائیں۔
(۵) غریب طلبہ کے لئے بستر اور کپڑوں کا انتظام فرمادیں۔

(مولانا) غلام مصطفےٰ قادری برکاتی

بانی ومہتمم دارالعلوم انوارِ رضا، رضا پارک، نوین نگر سوسائٹی، نوساری، گجرات (انڈیا)-396445

فون نمبر - Mob. 9825257862, 02637-250092 (Fax)